ازعدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف پنجاب و دیگران

بنام

منوہر لال مرکیہ

تاریخ فیصلہ: 25 اپریل، 1997

[کے راماسوامی، جی ٹی ناناوتی اور کے وینکٹاسوامی، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد 1963 - قاعدہ 16 - 22.2.1990 پر کی گئی ترمیم - کے فوائد - ترمیم سے پہلے - کا اطلاق - پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے ارکان پر لاگو قاعدہ، جو 22.2.1990 سے قبل سبکدوش ہونے والے براہِ راست تقرر یافتہ افراد کو بعض سبکدوش کی عمر پر پنشن اور بعد از سبکدوشی فوائد فراہم کرتا ہے - قرار پایا کہ قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم صرف ان لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جو ملازمت میں تھے/ہیں اور اس کے نافذ ہونے کے بعد سبکدوش/سبکدوش ہو چکے ہیں - لہٰذا مدعاعلیہ کی طرف سے کیے گئے دعوے کو غلط فہمی اور بے بنیاد سمجھا جانا چاہیے۔

مدعاعلیہ نے پنجاب سول سروس (جوڈیشل) میں شمولیت اختیار کی اور بعد میں اسے ترقی دی گئی اور وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کا رکن بن گیا۔ وہ 31.12.1984 کو بطور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج سبکدوش ہوئے۔ چونکہ وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تھے، اس لیے ان کے وفات بمعہ سبکدوشی فوائد کے تعین کے لیے آل انڈیا سروسز (وفات بمعہ سبکدوشی فوائد) قواعد، 1958 کا اطلاق ان پر ہوتا ہے۔ اس کے مطابق اس کی پنشن مقرر کی گئی۔ 22.2.1990 پر، ریاست نے پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں ترمیم کی اور دو تبدیلیاں کیں۔ اس ملازمت کے اراکین کی وفات بمعہ سبکدوشی فوائد کے سلسلے میں پنجاب سول سروس کے قواعد کو آل انڈیا سروس کے قواعد کے بجائے لاگو کیا گیا تھا جو اس وقت تک لاگو تھے۔ ایک اور تبدیلی ملازمت میں براہ راست بھرتی کے حوالے سے تھی۔ ان کے معاملے میں بار

میں 10 سال سے زیادہ کی اصل مدت کو اس کی ملازمت میں شامل کرنا ہوگا جو سبکدوشی پنشن اور سبکدوشی کے دیگر فوائد کے لیے اہل ہے۔

پنجاب سول سروس قواعد جلد II کا قاعدہ 4.2 فراہم کرتا ہے کہ کسی عہدے پر مقرر ہونے والا افسر سبکدوش پنشن (لیکن پنشن کے کسی دوسرے طبقے کے لیے نہیں) کے لیے اہل کرنے والی اپنی ملازمت میں اصل مدت شامل کر سکتا ہے جو اس کی ملازمت کی لمبائی کے ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہو یا اصل مدت جس میں بھرتی کے وقت اس کی عمر پچیس سال یا پانچ سال کی مدت سے زیادہ ہو، جو بھی کم از کم ہو۔ مذکورہ قاعدہ ان لوگوں پر لاگو کیا گیا ہے جو 26.10.60 کے بعد بھرتی ہوتے ہیں۔ اس قاعدے کی جواز کو راج کمار گپتا بنام ریاست ہریانہ، (سی ڈبلیو پی نمبر 11756، سال 1989) میں عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا گیا تھا اور عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے کالعدم قرار دے دیا تھا۔

مدعاعلیہ نے اس کے کچھ عرصے بعد اسے قاعدہ 4 کا فائدہ دے کر اپنی پنشن کی تجدید کے لیے ایک نمائندگی کی۔ ریاستی حکومت نے اسے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ مدعاعلیہ اپنی سبکدوشی کے وقت آل انڈیا سروسز (وفات بمعہ سبکدوشی فوائد) قواعد کے تحت چلتا تھا نہ کہ پنجاب سول سروس قواعد جلد II کے تحت اور اس لیے وہ قاعدہ کے فوائد کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ 4.2. اسے اس بنیاد پر بھی مسترد کر دیا گیا کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم صرف ممکنہ تھی۔

اس لیے مدعاعلیہ نے عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی اور راج کمار گپتا بنام ریاست ہریانہ میں اس کے فیصلے کے بعد اس کی اجازت دی گئی کہ کٹ آف کی تاریخ من مانی تھی۔ اس لیے ریاست نے اس عدالت میں اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے 22.2.90 اراکین سے پہلے، ان کی وفات بمعہ سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں آل انڈیا سروسز (وفات بمعہ سبکدوشی کے فوائد) قواعد جلد II کے تحت ہوتے تھے۔ اگرچہ مدعاعلیہ نے پنجاب سول سروس قواعد جلد II کے قاعدہ 4 کے فائدے کا دعوی کیا تھا لیکن یہ واقعی پنجاب سپیریئر سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم کی وجہ سے تھا جس نے ان قواعد کو 22.2.90 سے لاگو کیا تھا۔

2. قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم صرف ان لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جو ملازمت میں تھے / ہیں اور اس کے نافذ ہونے کے بعد سبکدوش / سبکدوش ہو چکے ہیں۔ لہذا مدعا علیہ کی طرف سے کیے گئے دعوے کو غلط فہمی اور بے بنیاد سمجھا جانا چاہیے۔

ریاست پنجاب بنام ایس ایس دیوان، (دیوانی اپیل نمبر 506، سال 1992) (پی اینڈ ایچ)، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3095، سال 1997۔

ایل پی اے نمبر 200، سال 1993 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 10.5.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لیے منوج سوروپ (غیر حاضر)۔

جواب دہندہ کے لیے کے سی دعا۔

عدالت کا فیصلہ ناناوتی، جسٹس نے دیا۔

اجازت دی گئی۔ اپیل کنندگان کے فاضل وکلاء کو سنا گیا۔ مدعا علیہ، کو اگرچہ نوٹس بھیجا جا چکا ہے، بذاتِ خود یا وکیل کے ذریعے پیش نہیں ہوا ہے۔

مدعا علیہ، جس نے 2.4.56 تک، بار میں 7 سال کا قیام کیا تھا، اس تاریخ کو پنجاب سول سروس (جوڈیشل) میں شامل ہوا۔ بعد میں انہیں ترقی دی گئی اور وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن بن گئے۔ وہ 31.12.1984 کو بطور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشنز جج سبکدوش ہوئے۔ چونکہ وہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے رکن کی حیثیت سے سبکدوش ہوئے تھے، اس لیے ان کے وفات بمع سبکدوشی فوائد کے تعین کے لیے آل انڈیا سروسز (وفات بمع سبکدوشی فوائد) قواعد، 1958 کا اطلاق ان پر ہوتا ہے۔ اس کے مطابق اس کی پنشن مقرر کی گئی۔ 22.2.90 پر ریاست پنجاب نے پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں ترمیم کی اور دو تبدیلیاں کیں۔ اس سروس کے اراکین کی وفات بمعہ سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں پنجاب سول سروس کے قواعد کو آل انڈیا سروس کے قواعد کے بجائے لاگو کیا گیا تھا جو اس وقت تک لاگو تھے۔ ایک اور تبدیلی سروس میں براہ راست بھرتی کے حوالے سے تھی۔ ان کے معاملے میں، بار میں پریکٹس کی اصل مدت جو 10 سال سے زیادہ نہ ہو اسے اب اس کی خدمت میں شامل کرنا ہوگا جو سبکدوشی پنشن اور سبکدوشی کے دیگر فوائد

کے لیے اہل ہے۔ پنجاب سول سروس قواعد جلد II کا قاعدہ 4.2 فراہم کرتا ہے کہ "کسی عہدے پر مقرر ہونے والا افسر سبکدوش پنشن (لیکن پنشن کے کسی دوسرے طبقے کے لیے نہیں) کے لیے اہل کرنے والی اپنی سروس میں وہ اصل مدت شامل کر سکتا ہے جو اس کی سروس کی لمبائی کے ایک چوتھائی سے زیادہ نہ ہو یا وہ اصل مدت جس میں بھرتی کے وقت اس کی عمر پچیس سال یا پانچ سال کی مدت سے زیادہ ہو، جو بھی کم از کم ہو، اگر سروس یا عہدہ ایک ہو:

(a) جس کے لیے پوسٹ گریجویٹ ریسرچ یا ماہر قابلیت، یا سائنسی، تکنیکی یا پیشہ ورانہ شعبوں میں تجربہ ضروری ہے، اور

(b)..

مذکورہ قاعدہ ان لوگوں پر لاگو کیا گیا ہے جو 26.10.60 کے بعد بھرتی ہوتے ہیں۔ اس قاعدے کی جواز کو پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سامنے راج کمار گپتا بنام ریاست ہریانہ، (سی ڈبلیو پی نمبر 11756، سال 1989) میں چیلنج کیا گیا تھا اور عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے کالعدم قرار دے دیا تھا۔

اس لیے مدعا علیہ نے اس کے بعد کسی وقت اسے قاعدہ 4 کا فائدہ دے کر اپنی پنشن کی تجدید کے لیے نمائندگی کی۔ ریاستی حکومت نے اسے 9.7.92 پر اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ مدعا علیہ اپنی سبکدوشی کے وقت آل انڈیا سروسز (وفات بمعہ سبکدوشی فوائد) قواعد کے تحت چل رہا تھا نہ کہ پنجاب سول سروس قواعد جلد II کے ذریعے اور اس لیے وہ قاعدہ 2 کے فائدے کا دعوی کرنے کا حقدار نہیں تھا۔ اسے اس بنیاد پر بھی مسترد کر دیا گیا کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم صرف ممکنہ تھی اور ایس ایس دیوان بنام ریاست پنجاب میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے کا فائدہ نہیں دیا جا سکتا کیونکہ مذکورہ فیصلہ اس عدالت کے سامنے چیلنج کے تحت تھا اور اس معاملے میں منظور کیے گئے حکم کے عمل پر روک لگا دی گئی تھی۔ اس لیے مدعا علیہ نے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ راج کمار گپتا بنام ریاست ہریانہ (اوپر) میں اس کے فیصلے کے بعد اس کی اجازت دی گئی تھی کہ 26.10.60 کو کٹ آف تاریخ کے طور پر طے کرنا من مانی تھی۔ اس لیے ریاست نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

جیسا کہ پنجاب سپیریئر جوڈیشل سروس کے ممبروں سے پہلے کہا گیا تھا، ان کی وفات بمعہ سبکدوشی کے فوائد کے سلسلے میں آل انڈیا سروسز (وفات بمعہ سبکدوشی کے فوائد) کے قواعد کے

تحت ہوتے تھے نہ کہ پنجاب سول سروس قواعد جلد II کے تحت۔ اگرچہ مدعاعلیہ نے قاعدہ 4 کے فائدے کا دعوی کیا۔ پنجاب سول سروس قواعد جلد II کے مطابق یہ واقعی پنجاب سپیریئر سروس قواعد کے قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم کی وجہ سے تھا جس نے ان قواعد کو 22.2.90 سے لاگو کیا تھا۔ جیسا کہ ہم نے ریاست پنجاب بنام ایس ایس دیوان، دیوانی اپیل نمبر 506 سال (1992) میں فیصلہ دیا ہے کہ قاعدہ 16 میں کی گئی ترمیم صرف ان لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جو ملازمت میں تھے / ہیں اور اس کے نافذ ہونے کے بعد سبکدوش / سبکدوش ہو چکے ہیں، مدعاعلیہ کے ذریعے کیے گئے دعوے کو غلط فہمی اور بے بنیاد سمجھا جانا چاہیے۔ لہذا، ایس ایس دیوان کے معاملے (اوپر) کے فیصلے کے پیش نظر اس اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور مدعاعلیہ کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات کے پیش نظر اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔